# A qr code on a white background  Description automatically generatedA screenshot of a phone  Description automatically generated

**Journal of Arabic Research**

EISSN: 2664-5807, pISSN: 26645815

Publisher: Allama Iqbal Open University, Islamabad
Journal Website: https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jar

Vol.08 Issue: 01 (Jan-June 2025)

Date of Publication: 10-07- 2025

HEC Category: Y

https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jar

|  |  |
| --- | --- |
| Article | اُردو مرثیہ پر عربی اثرات(انیس و دبیر کے خصوصی حوالہ سے)ARABIC INFLUENCES ON URDU MARSIYA(WITH SPECIAL REFERENCE TO ANEES AND DABEER) |
| Authors & Affiliations | **Saif Allah, Dr. Samira Akbar**Pediatric Scholar, Urdu Division, University College, Faisalabad**Dr. Samira Akbar**Professor, Urdu Division, University College, Faisalabad |
| Dates | Received: 05-04-2025Accepted: 30-06-2025Published: 10-07-2025 |
| Citation  | اُردو مرثیہ پر عربی اثرات(انیس و دبیر کے خصوصی حوالہ سے)[online] IRI - Islamic Research Index - Allama Iqbal Open University, Islamabad. Available at: <https://jar.aiou.edu.pk/?p=74722> [Accessed 25 December 2023]. |
| Copyright Information | اُردو مرثیہ پر عربی اثرات(انیس و دبیر کے خصوصی حوالہ سے)**Saif Allah, Dr.Samira Akbar**, is licensed under Attribution-ShareAlike 4.0 International |
| Publisher Information | Department of Arabic, Faculty of Arabic & Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad |
| **Indexing & Abstracting Agencies** |
| **IRI**IRI - Islamic Research Index - Allama Iqbal Open University, Islamabad | **Australian Islamic Library**Australian Islamic Library - Empowering Ummah | **HJRS** | **DRJI**Directory of Research Journals Indexing Logo |

### ABSTRACT

The tradition of elegiac poetry (marsiya) has deep roots in Arabic literature, where it primarily served as a medium for expressing grief and commemorating the valor of fallen warriors. In pre-Islamic Arabia, women often lamented the loss of brave tribal members, and poets composed verses to honor the deceased. This tradition transitioned into Islamic literature, where the martyrdom of Imam Hussain (AS) at Karbala became a central theme.The Urdu marsiya, particularly in the works of Mir Anees and Mirza Dabeer, exhibits significant Arabic influences in its structure, themes, and linguistic elements. Arabic rijs (war poetry) and Quranic verses are frequently woven into their compositions, enhancing both the rhetorical depth and religious significance of their poetry. Their marsiyas integrate Arabic vocabulary, idioms, and literary devices, reflecting the grandeur of Arabic poetry while maintaining a uniquely South Asian expression.This study explores how Anees and Dabeer adapted Arabic poetic conventions, incorporating Quranic allusions, Hadith references, and classical Arabic imagery to elevate the Urdu marsiya. Their works transformed marsiya from a simple elegy into a sophisticated literary form, preserving its emotional intensity while enriching Urdu literature with Arabic stylistic elements.

Keywords: Marsiya, Elegiac Poetry, Arabic, Mir Anees, Mirza Dabeer, Urdu Literature, Rijs, Islamic Poetic Tradition

دنیا میں جب سے شاعری کا پتہ ملتا ہے۔ اسی وقت سے شاعری میں ہر قوم کے شادی و غم کے واقعات کا سراغ ملتا ہے۔ پھر شاعری کو مختلف صورتوں پر تقسیم کیا گیا۔ معشوق سے باتیں کرنے کو غزل کہا گیا۔ بادشاہوں کی تعریف کو قصائد کا نام دیا گیا۔ مُردوں کی تعریف مرثیہ و نوحہ سے منسوب ہوئی۔ عربی شاعری میں مختلف اصناف شاعری کو برتا جاتا تھا اور ہر ایک کی ادب میں خاص شان تھی۔ اکثر عورتیں اپنے قبیلے کے کسی بہادر یا مشہور شخص کے مرنے پر اس کا نام لے کر بین کرتیں اور اس کے مشہور واقعات کو نظم میں ادا کرتی تھیں۔ شعرائے عرب بھی اکثر مشہور فیاضوں اور بہادروں کے حالات مرثیت کی شان میں لکھتے تھے۔ ایام جاہلیت کے اکثر مرثیے ادب کی کتابوں میں یادگار ہیں اور مسلمانوں نے بھی اس سے خاص دلچسپی ظاہر کی ہے۔

آزادی سے جو محاسن و معائب کسی قوم کے اندر پیدا ہوسکتے ہیں۔ وہ سب کے سب عربوں کے اندر موجود تھے۔ اسی آزادی کا ایک کرشمہ خود داری اور فخرو مباہات ہے۔ یہ فخر و غرور عربوں کے رگ وریشہ میں اس قدر سرایت کر گیا تھا کہ ان کو اپنی نسل، کارناموں، زبان، قومیت ، ملک حتی کہ اپنے گھوڑوں ، تلواروں اور نیزوں پر بھی فخر تھا۔ اسی خودداری اور حمیت کا نتیجہ روز کی خانہ جنگی تھی اور یہی جنگیں ان کی فخرو مباہات کے مظاہر ے کا میدان تھیں۔ انھیں لڑائیوں میں وہ دشمن کے سامنے کھڑے ہوکر اپنے کارناموں اور اسلاف پرفخر یہ رجز پڑھتےتھے۔ انھیں لڑائیوں میں اپنے مقتولوں پر بین کرتے تھے اور یہ ان کے مرثیے تھے۔

اس بناپر عرب میں شاعری کا آغاز فخر یہ نظموں سے ہوا جس کی ایک شاخ اور صورت مرثیہ ہے۔ ان کے مرثیے تازہ واقعات اور موقع واردات پر دلی جو ش کے ساتھ کہے جاتے تھے۔ اس لیے ان کو ان نظموں پر غور و فکر، خیال آرائی اور مضمون آفرینی کا نہ وقت و موقع تھا نہ ضرورت واقتضائے حال، اسی سبب سے جو محسوس کرتے تھے، زبان سے کہتے تھے اور جو کہتے تھے وہ اثر کرتا تھا۔ ان کے مرثیوں میں تمہیدو تشبیب نہیں ہوتی تھی۔ اپنے رنج و غم ، صدمہ و درد دل کا اظہار کرتے تھے۔ مرنے والے کے اوصاف گناتے تھے اور ان پر فخر و ناز کرتے تھے۔ اس لیے مرثیوں میں واقعات ،جذبات، طرز بیان اور درد وتاثیر جو کچھ تھا بالکل اصلی، فطری، صاف اور سچا تھا۔

عربی اور اردو رجز کے بارے میں سیدامجد علی اشہری لکھتے ہیں:

’’عرب کی جنگوں میں رجز خوانی کا عام دستور تھا۔ ہربہادر اور ہر پہلوان اپنے مقابل کے سامنے اپنے قبیلہ اور اپنے خاندان کی بہادری کا فخر اور اپنی شجاعت و شرافت کا ذکر کرتا تھا۔ عربی شاعری میں رجز کا خاص حصہ شامل ہے۔ شعرائے اردو میں یہ حصہ مرثیہ گویان لکھنو کے سوائے کسی کے حصہ میں نہیں آیا۔ ان میں میرانیس کے بیان رجز نے اردو کو خاص فخر کا موقع دیا۔ ایسے ایسے رجز لکھے کہ انسان پڑھے اورپہروں جھومتا رہے۔‘‘**(۱)**

عربی شاعری میں امام حسین علیہ اسلام کا رجز ملا حظہ ہو:

مَنْ لہ جَدّ کجدی فی الوریٰ
اوکشیخی فانا ابن العَلَمین
فاطمۃ الزھراء امی و ابی
قاصم الکفر ببدرو حنین
عبداللہ غلامًا یافعًا
و قریش یعبدون الوثنین
یعبدون اللات و العزی معًا
وعلی کان صلی القبلتین
فابی شمسٌ و امی قمر
وانا الکوکب وابن القمرین**(۲)**

 (دنیا میں کون ہے جن کا نانا مثل میرے نانا کے ہو یا مثل میرے باپ کے ہو پس میں دوعلم زاہر کا فرزند ہوں۔ فاطمہ زہرا میری ماں ہے اور باپ میرا وہ ہے جس نے بدرو حنین میں کفر کے ٹکڑے کر دیے اور جس نے لڑکپن سے خدا کی عبادت کی حالانکہ اس وقت قریش دوبتوں کی عبادت کرتے تھے۔ قریش لات و عزیٰ کی عبادت کرتے تھے اور علی نے اس وقت تک دونوں قبلوں (بیت المقدس اور بیت الحرام) کی طرف نماز پڑھ لی تھی۔ پس میراباپ آفتاب اور ماں میری ماہتاب ہے اور میں ستارا ہوں اور شمس وقمر کا فرزند ہوں۔ )

عربی رجز کے بعد اب میرانیس کی معجز بیانی ملا حظہ ہو:

ہم وہ ہیں کہ اللہ نے کوثر ہمیں بخشا
سرداریِ فردوس کا افسر ہمیں بخشا
اقبال علی خلق پیمبر ہمیں بخشا
قدرت ہمیں دی زور ہمیں زر ہمیں بخشا
وہ کون ہے جو صاحب تاج و سریر ہے
کون ومکاں میں کون بشیر ونذیر ہے
ہیں کس کے نام صفدر و کرار مرتضا
ذی علم و ذی سعادت و ذی النصرو ذی العطا
باذل وہی مظفر و منصور ہے وہی
غالب وہی ہے طور وہی نور ہے وہی
والد بہترین عرب ہے مرا پدر
روزِ ازل سے عاشقِ رب ہے مرا پدر
وہ کس کی والدہ ہے جو ہے بضعۃ الرسول
مرضیہ و رضیہ و صدیقہ و بتول
مریم کی عرض ہوتی تھی جس طرح سے قبول
سب مرتبے وہی تھے خدا سے اسے حصول**(۳)**

میرانیس کے مرثیہ میں صنائع و بدائع اور عربی الفاظ وتراکیب کا خوب صورت استعمال ملا حظہ کیجیے:

واللیل والضحٰی ، رخِ روشن ، خط سیاہ
نعل و غزال و گل ، لب و رخسار و چشم شاہ
ابرو و زلف و رخ ، شب قدر و ہلال و ماہ
تبر و سناں زرہ ، مژہ و سرمہ نگاہ**(۴)**

 ڈاکٹر تبسم کا شمیری لکھتے ہیں:

’’انیس کا مرثیہ اس خاکہ سے عبارت ہے کہ جس میں چہرہ، سراپا، رخصت، آمد، رجز، جنگ، شہادت اور بین اجزائے ترکیبی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مرثیہ کی یہی روایت انیس کو وراثت میں ملی تھی۔‘‘ **(۵)**

میرانیس نے قرآنی آیات کو اپنے مصرعوں میں بڑی خوب صورتی کے ساتھ پرویا ہے اور اس فن میں بھی میرانیس نے کمال دکھایا ہے، مثلاً:

آؤ کہ تم پہ پھونک دیں پڑھ کر وَاِنْ یَکاَدْ
حُر پکارا بِاَبِی اَنْتَ وَ اُمِّی یَا شَاہ
بولا وہ زور بھی رکھتا ہوں کہ تابع ہے سپاہ
کہا لا حول ولا قوہ الا باللہ
کس کے لیے اَکْمَلْتُ لکم دِیْنکُمْ آیا
اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ کا ملا ہے کسے پایا
انصاف کا اس وقت طلبِگار ہوں تم سے
ہے کون مراد آیۂ لَا اَسْٹَلُکُمْ سے**(۶)**

میرانیس اپنے مرثیہ میں عرب کے صحرا میں دوپہر کے وقت آفتاب کی تیزی اور گرمی کی شدت کی منظر نگاری عربی لفظیات و تراکیب کے ساتھ کرتے ہیں اور اس بیان میں وہ مبالغہ سے کام لیتے ہیں۔ یہ واقعہ کربلا کے سوزودرد کے لیے مناسب بھی تھا، اس لیے میرانیس نے اس مضمون کو خاص اہتمام سے لکھا ہے۔ صحرائے عرب میں گرمی کی شدت شعرائے عرب کے مخصوص انداز میں بیان کرتے ہیں:

وہ لوں ، وہ آفتاب کی حدت و تاب و تب
کالا تھا رنگ دھوپ سے دن کا مثال شب
خود نہر علقمہ کے بھی سوکھے ہوئے تھے لب
خیمے جو تھے حبابوں کے تپتے تھے سب کے سب
اڑتی تھی خاک خشک تھا چشمہ حیات کا
کھولا ہوا تھا دھوپ سے پانی فرات کا**(۷)**

عربی تلمیحات کا استعمال کرتے ہوئے میرانیس لکھتے ہیں:

گرجا جو رعد ابر سے بجلی نکل پڑی
محمل میں دم جو گھٹ گیا لیلیٰ نکل پڑی**(۸)**

بعض تلمیحات بالکل جدیداور نہایت عجیب ہیں۔ جب حضرت قاسم دشمن کو مار کر گراتے ہیں تو حضرت عباس پکار کر کہتے ہیں:

کیا منہدم کیا کوہِ عصیاں کے میل کو
لو کوفیو گرا دیا حرفِ ثقیل کو**(۹)**

دیوہیکل دشمن کو کوہِ عصیاں کا میل کہنا کس قدر موزوں ہے۔ دوسرا مصرع قصہ طلب ہے۔ حرف ثقیل کو گرانا صرف عربی کا قاعدہ ہے۔ شہر کوفہ کے علمانے عربی صرف ونحو کے اصول مرتب ومنضبط کیے تھے۔ کوفیوں کو قواعد زبان سے خاص تعلق تھا۔ اُس وقت کو فہ کا لشکر میدان میں موجود ہے، اس لیے دشمن کو حرف ثقیل سے مشابہت دے کر اہل کوفہ سے خطاب کرکے ’’لو کوفیو گرادیا حرف ثقیل کو‘‘ کہا۔

مرزا دبیر نے بھی میرانیس کی طرح رجز لکھے جس میں امام حسین علیہ اسلام حافظوں سے مخاطب ہو کر رجز کہتے ہیں:

یسین میں ہے خطبۂ تعریف مصطفےٰ
اور ہل اتیٰ میں منقبت شاہ لافتا
والفجر میں حسین کا ہے ذکر جابجا
نازل ہے آیہ آیہ مری شان میں جدا
والشفع مرتبہ میں علی و بتول ہیں
والوتر میرے نانا محمد رسول ہیں**(10)**

حافظوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ ’’سورۃ یسین‘‘ میں میرے نانا کی اور ’’سورۃ ہل اتیٰ ‘‘(سورۃ انسان) میں میرے والد ماجد کی اور سورۃ الفجر میں خود میری اور میرے والدین اور جدامجد کی تعریف ہے۔ لفظ ’’والشفع‘‘ سے علی و فاطمہ اور لفظ ’’والوتر‘‘سے محمد مصطفیٰ مراد ہیں۔ ان ہستیوں کی خدا تعریف کرتا ہے، ان کو قتل کرنے اور نام مٹانے آئے ہو۔

ایک اور مقام پر امام حسین علیہ السلام قرآن کی آیت کا حوالہ دے کر فرماتے ہیں:

قرآن میں قتل نفس کی حرمت ہے جابجا
سید کا خون حلال کہاں سے تمہیں ہوا
ہے نفسِ مصطفیٰ بخدا سبطِ مصطفیٰ
آخر جزائے مَنْ قَتَل مُؤْمِنًا ہے کیا a
سید نہیں امام نہیں مقتدا نہیں
مومن بھی میں تمہارے عقیدہ میں کیا نہیں **(1۱)**

قرآن مجید میں آیت ہے:

’’وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُہٗ جَہَنَّمُ خٰلِدًا فِيْھَا‘‘**(1۲)**

(جو شخص کسی ایمان والے کو بالعمد (جان بوجھ کر) قتل کرے گا ،اس کی جزا (سزا) یہ ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں ملے گا۔ )

تو امام حسین فرماتے ہیں کہ رسول خدا کانواسا اور امام نہیں سمجھتے تو تمہارے عقیدے میں کیا میں مومن بھی نہیں ہوں۔

قرآن مقدس کے علاوہ حدیث پاک سے اکتساب کی بھی واضح مثالیں موجود ہیں۔ حضورعلیہ السلام کی حدیث ہے:

’’اوّل ماخلق اللہ نوری‘‘**(13)**

(اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا ۔)

یہی مفہوم مرزا دبیر کے ہاں ملا حظہ کیجیے :

نے روز و شب اور نہ خورشید و قمر تھے
نے حور و ملائک تھے نہ جن تھے نہ بشر تھے
نے کوہ نہ دریا نہ بیاباں نہ شجر تھے
لوح و قلم و عرش و فلک کے نہ اثر تھے
واللہ کہ نہ کچھ بھی نہ تھا اور تھا بھی تو کیا تھا
بس ایک خدا دوسرا محبوبِ خدا تھا**(1۴)**

کلام دبیر میں عربی الفاظ و تراکیب کی ایک مثال ملا حظہ ہو:

پیدا شعاع مہر کی مقراض جب ہوئی
پنہاں درازیٔ پر طاؤس شب ہوئی
اور قطع زلف لیلیٰ زہرہ لقب ہوئی
مجنوں صفت قبائے سحر چاک سب ہوئی
یوسف غریق چاہ سیہ ناگہاں ہوا
یعنی غروب ماہ تجلی نشاں ہوا
یونس دہاں ماہی شب سے عیاں ہوا
یعنی طلوع نیرِ مشرق ستاں ہوا
فرعون شب سے معرکہ آرا تھا آفتاب
دن تھا کلیم اور یدبیضا تھا آفتاب**(1۵)**

مرزاد بیر کے ہاں قرآنی آیات اور احادیث سے اکتساب کی عمدہ مثالیں پائی جاتی ہیں:

اہل عطا میں تاج سر ہل اتیٰ یہ ہیں
اغیار لاف زن ہیں شہ لافتیٰ یہ ہیں
خورشید انور فلک انّما یہ ہیں
کافی ہے یہ شرف کہ شہ قل کفیٰ یہ ہیں**(1۶)**

یہ بند حد درجہ دقیق ہے۔ ہر مصرع شرح کا محتاج ہے۔ سورہ ہل اتیٰ اہل بیت کی شان میں ہے۔ اہل بیت خود بھو کے رہے اور تین روز تک مسکین و یتیم واسیر کو اپنا کھانا کھلا یا۔ دوسرے مصرع میں لاف زن اور لافتیٰ میں بھی جو لفظی رعایت ہے وہ ظاہر ہے۔ ’’لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار‘‘ کی مشہور حدیث کی طرف اشارہ ہے، جس کے ظاہری معنیٰ یہ ہیں کہ جوان بہادر کوئی علی کے برابر نہیں اور تلوار کوئی ذوالفقار کی ہمسر نہیں۔ دوسرے مصرع میں قرآن کی دو آیات کی طرف اشارہ ہے۔

’’اِنَّمَا يُرِيْدُ اللہُ لِيُذْہِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَيْتِ وَيُطَہِّرَكُمْ تَطْہِيْرًا‘‘**(1۷)**

ایک مقام پر ارشاد ہے:

’’اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوۃَ وَھُمْ رٰكِعُوْنَ‘‘**(1۸)**

یہ دو آیتیں ہیں جو اہل بیت کی شان میں آئی ہیں پہلی آیت کا ماحصل یہ ہے کہ خدا نے اہل بیت کو ہر قسم کی نجاست و گناہ سے پاک فرمایا ہے۔ یہ دلیل عصمت ہے۔ دوسری آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ رسول اور ان ایمانداروں کے سوا تم مسلمانوں کا اور کوئی ولی نہیں ہے۔ جو نماز کو قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ کو اس حالت میں دیتے ہیں جب رکوع میں ہوتے ہیں آخری مصرع میں بھی جو ’’شہ قل کفی‘‘ اس آیت کی طرف اشارہ جو اہل بیت کی شان میں نازل ہوئی۔ وہ آیت یہ ہے:

’’قُلْ كَفٰى بِاللہِ شَہِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ‘‘**(1۹)**

(کہہ دوکہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی دینے کو اللہ کافی ہے اور (دوسرے ) جن کے پاس اس کتاب کا پورا علم ہے۔)

آیۂ مذکو رہ اہل بیت کی شان میں ہے، جن کو علم قرآن جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و سلم نے تعلیم فرمایا۔

عربی کی طرح فارسی میں بھی مرثیہ کہنے کے لیے کوئی خاص وضع اختیار نہیں کی گئی مگر اردو میں جناب خلیق وضمیر نے مرثیہ کو ایک نئے قالب میں ڈالنے کی ابتدا کی اور میر انیس اور میر زا دبیر نے اس قالب میں وہ وسعتیں پیدا کیں، جو عربی اور فارسی دونوں کے حصہ میں نہیں آئیں اور جس سے اردو میں ایک قابلِ قدر اور لائقِ فخرذخیرہ فراہم ہوگیا۔ جو شمعیں عربی اور فارسی کے عالی شان ایوانوں میں فانوسوں کے اندر روشن تھیں ان کو میرانیس اور میرزا دبیر نے جھاڑ کی صورت میں روشن کرکے اس کی نورفشاں روشنیوں سے بزم عالم کو روشن کر دیا۔

**الهوامش**

1. امجد علی اشہری، حیات انیس، آگرہ: آگرہ اخبار پریس، ۱۹۰۷ء، ص:۱۵۱
2. ایضاً، ص:152
3. ایضاً، ص:۱۵۳، ۱۵۵، ۱۵۶
4. حامد حسن قادری، مختصر تاریخ مرثیہ گوئی مع شاہکار انیس، نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، ۲۰۰۲ء، ص:۶۸
5. تبسم کا شمیری، ڈاکٹر، اردو ادب کی تاریخ (ابتدا سے ۱۸۵۷ تک) لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۳ء، ص: ۸۱۱
6. حامد حسن قادری، مختصر تاریخ مرثیہ گوئی مع شاہکار انیس، ص:70
7. ایضاً،ص:۶۱
8. ایضاً،ص:۷۴
9. ایضاً، ص:۷۸
10. افضل حسین ثابت، حیات دبیر، لاہور، جارج سٹیم پریس، ۱۹۱۵ء،ص:۲۲
11. ایضاً،ص:۲۰۳، ۲۰۴
12. القرآن، سورۃ النساء، آیت: ۹۳
13. [عبد الرزاق بن ہمام](https://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%B9%D8%A8%D8%AF_%D8%A7%D9%84%D8%B1%D8%B2%D8%A7%D9%82_%D8%A8%D9%86_%DB%81%D9%85%D8%A7%D9%85) الصنعانی، امام ،مصنف عبدالرزاق، القاہرہ: دارالتاصیل، ۲۰۱۵ء، ص:۹۱
14. افضل حسین ثابت ،حیات دبیر، ص:۱۲۷
15. ایضاً،ص :۱۳۷
16. ایضاً،ص:۱۲۷
17. القرآن، سورۃ الاحزاب، آیت: ۳۳
18. القرآن، سورۃ المائدہ، آیت: ۵۵
19. القرآن، سورۃ الرعد، آیت:۴۳